Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
☎ 213029
بدھ 29 اپریل 1998ء 2 محرم 1419ھ 29 شہادت 1377ھش | جلد 48-83 نمبر 91

آسان دین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو باتوں میں سے کسی ایک کے انتخاب کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے جو آسان ہوا سے اختیار کیا لیکن اگر وہ بات گناہ کی ہوتی تو پھر آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہنے والے ہوتے۔ یعنی گناہ کی بات کے آپ قریب بھی نہ جاتے خواہ وہ کتنی ہی آسان اور فائدہ مند نظر آتی۔

(صحیح مسلم)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر انسان چاہے کہ ایک دم میں سب کچھ ہو جائے اور معرفت الٰہی کے اعلیٰ مراتب پر یکدفعہ پہنچ جائے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ دنیا میں ہر ایک کام تدریج سے ہوتا ہے۔ دیکھو کوئی علم اور فن ایسا نہیں جس کو انسان تأمّل[1] اور توقّف[2] سے نہ سیکھتا ہو۔ ضروری ہے کہ سلسلہ وار مراتب کو طے کرے۔ دیکھو! زمیندار کو زمین میں بیج بو کر انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اول وہ اپنی عمر عزیز شے اناج کو زمین میں ڈال دیتا ہے۔ جس کو فوراً جانور چگ جائیں یا مٹی کھا لے۔ یا کسی اور طرح ضائع ہو جائے مگر تجربہ اس کو تسلی دیتا ہے۔ کہ نہیں۔ ایک وقت آتا ہے کہ یہ دانے جو اس طرح پر زمین کے سپرد کئے گئے ہیں۔ بارور ہوں گے اور یہ کھیت سرسبز لہلہاتا ہوا نظر آئے گا اور یہ خاک آمیختہ[3] بیج رزق بن جائیں گے۔

غور کریں کہ دنیاوی اور جسمانی رزق کے لئے جس کے بغیر کچھ دن آدمی زندہ بھی رہ سکتا ہے چھ مہینے درکار ہیں۔ حالانکہ وہ زندگی جس کا مدار جسمانی رزق پر ہے ابدی نہیں، بلکہ فنا ہو جانے والی ہے۔ پھر روحانی رزق جو روحانی زندگی کی غذا ہے جس کو کبھی فنا نہیں اور وہ ابدالاباد کے لئے رہنے والی ہے۔ دو چار دن میں کیونکر حاصل ہو سکتا ہے، اگرچہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ ایک دم میں جو چاہے کر دے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس کے نزدیک کوئی چیز انہونی نہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 458)

[1] وقفہ [2] دیر [3] ملا ہوا

ترقی کیلئے محاسبہ کرنا اور مایوسی سے بچنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انسان کی ترقی کے لئے محاسبہ بڑا ضروری ہے۔ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کے بندوں کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھ ہی نہیں سکتا۔ نیز زندگی کے مقاصد کے حصول کے لئے مایوسی سے بچنا بڑا ضروری ہے۔ جو شخص عیب ہی عیب دیکھتا ہے اور خوبی نہیں دیکھتا وہ ہلاک ہو گیا۔ اور یہ نگاہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک اجتماعی زندگی پر نظر رکھنے والی اور دوسری اپنے نفس پر۔ ہر دو کے متعلق میں بات کر رہا ہوں۔ یہ ہر دو عیون، ہر دو آنکھیں یا نگاہیں، ایک (صاحب ایمان) کی نگاہ نہیں ہیں۔ (صاحب ایمان) کی جو نگاہ ہے وہ حق اور صداقت کو دیکھنے والی نگاہ ہے۔ یہ نگاہ جہاں انفرادی یا اجتماعی وجود میں بے شمار خوبیاں دیکھتی ہے وہاں اسی وجود میں جو غفلت یا خامی یا نقص ہوتا ہے اس پر بھی نگاہ ڈالتی ہے۔ اسی طرح یہ آنکھ جہاں ہزارہا عیوب پاتی ہے وہیں خوبیوں کو نظرانداز نہیں کرتی اور ایسے لوگوں کی کوششوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں مایوسی کے سامان پیدا نہیں ہوتے۔

پس یہ جو حقیقت کو اور صداقت کو دیکھنے والی آنکھ ہوتی ہے جس کو ہم نور ایمان کہتے ہیں یا جسے (صاحب ایمان) کی فراست کہا جاتا ہے، یہ آنکھ جہاں ہزارہا خوبیوں کو دیکھتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور جن پر رحمتوں کا نزول ہوا وہاں یہ آنکھ کمزوریوں کو بھی دیکھتی ہے، ان کا جائزہ لیتی ور ان کا محاسبہ بھی کرتی ہے اور مستقبل میں ان کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی اور ہر آنے والی گھڑی کو پہلے سے بہتر بنانے کے سامان پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح جب یہ آنکھ اپنے نفس میں یا اجتماعی زندگی میں عیب دیکھتی ہے تو مایوسی پیدا نہیں کرتی بلکہ یہ اعلان کرتی ہے۔ (-) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم دیکھتے نہیں کہ جہاں اتنے عیب اکٹھے ہو گئے ہیں وہاں یہ خوبیاں بھی تو پائی جاتی ہیں اس لئے نگاہ (-) فراست سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ ان کے لئے بھی دعائیں کرے اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے سامان مانگے جو اللہ تعالیٰ سے دور چلے گئے ہیں۔

(از خطبہ 3 جنوری 1975ء)

☆......☆......☆......☆

اندر کے صفحات پر

☆ استقامت کے شہزادے	صفحہ 3
☆ ڈاکٹر عبدالسلام کا ورثہ	صفحہ 4
☆ تعارف۔ ہم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں	صفحہ 4
☆ بریگیڈیئر وقیع الزمان خان صاحب	صفحہ 5
☆ رپورٹ سالانہ علمی مقابلہ جات	صفحہ 6

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

بدھ - 29 اپریل 1998ء

8-50 صبح-ترجمہ کلام الٰہی کلاس
12-05 دوپہر-ہماری کائنات-سید طاہر احمد
2-05 دوپہر-اردو کلاس
7-00 شام-ترجمہ کلام الٰہی کلاس

جمعرات - 30 اپریل 1998ء

8-40 صبح-ترجمہ کلام الٰہی کلاس
12-20 دوپہر-المائدہ۔
1-50 دوپہر-اردو کلاس۔
3-00 دوپہر-کوئز تاریخ احمدیت۔

کوائف کارگزاری

کمیٹی کفالت یکصد یتامی

○ (1)۔ یہ جوبلی منصوبہ کا حصہ ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانے کے طور پر جماعت نے 100 یتیم بچوں کی پرورش کرنی تھی۔

(2)۔ اس سکیم کی ابتداء یکم جنوری 1991ء سے ہوئی۔

(3)۔ اس وقت 300 سے زائد گھرانوں کے اندازاً 1050 کے قریب یتامی کی پرورش اس کمیٹی کے ذمہ ہے۔ جو بطریق احسن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہو رہی ہے۔

(4)۔ 1991ء سے لیکر اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے 93 گھرانوں کے 384 یتامی یا تو برسر روزگار ہو چکے ہیں۔ یا کاروبار اختیار کر چکے ہیں یا بچیوں کے صورت میں ان کی شادیاں ہو چکی ہیں۔

دو امور میں احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے

اول۔ کفالت یکصد یتامی کے تحت باقاعدگی سے ہر ماہ اعانت کریں۔

دوم۔ جماعت میں ایسے مستحق یتامی کی اطلاع دیں۔ جو سلسلہ سے مدد لینے کے خواہشمند ہوں۔

(کفالت یکصد یتامی کمیٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

29 شہادت 1377 ھش 29 اپریل 1998ء

دعا کی قوت

انسان بہت ہی کمزور اور عاجز ہستی ہے۔ مگر خدا نے دعا کی طاقت دے کر انسان کو ہر دوسرے وجود سے طاقتور بنا دیا ہے۔ کیونکہ انسان جب دعا کے ذریعہ اپنے خدا سے تعلق قائم کر لیتا ہے تو دنیا بھر کی قوتیں اس کے تابع ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے مامورین اس حقیقت کا زندہ ترین ثبوت ہیں کہ انسان جب اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر دیتا ہے اور سب کچھ مولیٰ کے حضور پیش کر دیتا ہے تو خدا اپنی ساری کائنات کو اس کے سپرد کر دیتا ہے۔ خدا کے پیاروں کے طاقتور مخالفین کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ ان کی بلند و بالا عمارتیں اور تہذیبیں برباد کر دی گئیں۔ اور وہ کہانیاں اور افسانے بن کر رہ گئے۔

مذہب کی ہزاروں سالہ تاریخ کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کے حضور عاجزانہ جھکنے والوں نے رفعتیں پائیں اور تکبر اور غرور کے مارے ہوئے عبرت کا نشان بن کر رہ گئے۔

مگر یہ سارا انقلاب بے قرار دعاؤں پر منحصر ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے بتایا کہ پہلے عظیم روحانی انقلاب بھی دعاؤں سے برپا ہوئے تھے اور اس دور میں بھی سب کچھ دعاؤں سے ہی ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش سے بڑھ کر ہے۔ دعا وہ اکسیر ہے جو مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے اور مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں لگے رہتے ہیں کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ اور فرمایا کہ مبارک تم جو دعا کرنے میں سستی نہیں کرتے اور دعا تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے ویران جنگلوں اور سنسان کوٹھڑیوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر رحم کیا جائے گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بار بار یہ بات بیان کی ہے کہ بعض دفعہ جب مشکلات کا ہجوم ہوتا ہے اور کوئی راہ سجھائی نہیں دیتی تب دعا تمام بند دروازے کھول دیتی ہے۔

ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی کی جان دعا ہے۔ اس لئے خدا کرے کہ ہم دعاؤں سے کبھی غافل نہ ہوں۔ اور ہمہ وقت اپنے مولیٰ کو یاد کرتے رہیں۔

میں پانی لاتا ہوں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرماتے ہیں۔

"غالباً 1897ء یا 1898ء کا واقعہ ہوگا۔ مجھے حضرت صاحب نے بیت مبارک میں بٹھایا جو کہ اس وقت ایک چھوٹی سی جگہ تھی کہ آپ بیٹھئے۔ میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد جب کہ کھڑکی کھلی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے میرے لئے کھانا لائے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کھانا کھائیے میں پانی لاتا ہوں۔ بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے کہ جب حضرت ہمارے مقتدا۔ پیشوا ہو کر ہماری یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہئے۔"

(ذکر.... صفحہ 327)

ایسی صدا پیدا کر

اے عزیز اپنے لئے بختِ رسا پیدا کر
تو بنے جانِ جہاں ایسی فضا پیدا کر
سامنے تیرے ہے میدانِ عمل کی وسعت
عزمِ شہباز دکھا بالِ ہُما پیدا کر
آرزوؤں میں تیری روح ہو قربانی کی
اپنے ارمانوں میں تُو ذوقِ وفا پیدا کر
بارگاہِ صمدیّت میں جگہ حاصل ہو
اس لئے سوزِ دل و جوشِ دعا پیدا کر
تیرے سینہ میں ہو، تا نورِ خدائی داخل
دل کو آئینہ بنا صدق و صفا پیدا کر
جلوۂ یار حقیقی کا ہو ادراک تجھے
نکتہ چین آنکھ میں وہ نورِ حیا پیدا کر
نام لیوا جو خدا کے تھے خدا کھو بیٹھے
ان کے سینوں میں نیا نورِ خدا پیدا کر
تیری آواز سے زندہ ہو یہ مُردہ دنیا
ایسی آواز بنا ایسی صدا پیدا کر
پرورش پائی ہے جب دارِ شفاء میں تُو نے
جا ہر اک ملک میں اک دارِ شفاء پیدا کر
اٹھ کہ ہے سعی و عمل ہی میں حیاتِ جاوید
رہبری کر کے نئے راہ نما پیدا کر
زندگی جو فقط اپنے لئے ہو بیکار ہے وہ
تو سرِ قافلہ بن بانگِ درا پیدا کر
پھنس گئی ظلمت الحاد میں ساری دنیا
گمرہوں کے لئے پھر راہِ ہدیٰ پیدا کر
گوہرؔ خستہ ہے اک بندۂ مسکین و ضعیف
مشکل آسان ہو یاربّ وہ قضا پیدا کر

محمد ذوالفقار علی خان گوہرؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع خان

استقامت کے شہزادے

ایمان کی خاطر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے زندہ جاوید نمونے

(گزشتہ سے پیوستہ)

فزت برب الکعبہ

اسی زمانہ میں ستر صحابہ کو دھوکہ سے تبلیغ کے بہانے بلایا گیا مگر انتہائی سفاکی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ ان کے سردار حضرت حرام بن ملحان کو پشت کی طرف سے نیزہ مارا گیا جو جسم سے پار ہو گیا۔ جب خون کا فوراہ پھوٹا تو حضرت حرام نے اس سے چلو بھر کر منہ اور سر پر پھیرا اور فرمایا فزت برب الکعبہ کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع)

حضرت خبیب حضرت حرام اور ان کے ساتھیوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں گئیں۔ ان کے عزم اور استقلال نے کئی سعادت مندوں پر گہرے اثرات چھوڑے اور بالآخر آغوش اسلام میں آگرے۔

اذان کی سزا

حضرت عروہؓ بن مسعود ثقفی نے 9ھ میں حضور ﷺ سے اپنی قوم کی طرف واپس جانے کی اجازت چاہی۔ حضورؐ نے آغاز میں انکار کیا مگر ان کے اصرار پر اجازت دے دی۔

وہ عشاء کے وقت اپنی قوم کے پاس پہنچے۔ اور جب ان کے قبیلہ ثقیف کے لوگ ان سے ملنے کے لئے آئے تو حضرت عروہ بن مسعود نے انہیں اسلام کی طرف دعوت دی۔

مگر انہوں نے حضرت عروہ پر الزام لگائے اور بہت نازیبا کلمات کہے۔ اور واپس چلے گئے۔ مگر وہ حضرت عروہ کی موت کا فیصلہ کر چکے تھے۔

صبح فجر کے وقت حضرت عروہ نے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر اذان دی۔ تو ایک بدبخت وہاں پہنچا اور تیر سے شہید کر دیا۔

(مستدرک حاکم جلد 3 ص 615۔ کتاب معرفۃ الصحابہ مکتبہ النصر الحدیثہ۔ ریاض)

سچائی کی خاطر

حضرت فروہ بن عمروؓ فلسطین کے علاقہ میں معان اور قرب وجوار میں قیصر روم کے عامل تھے۔ رسول کریم ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو بغیر کسی پس و پیش کے اسلام لے آئے اور حضورؐ کی خدمت میں چند تحائف بھی بھجوائے۔

جب قیصر روم کو ان کے اسلام لانے کی اطلاع ہوئی تو انہیں دربار میں بلایا۔ اور قید کر دیا۔ اور جب اس پر بھی تسلی نہ ہوئی تو انہیں صلیب پر لٹکا کر شہید کر دیا۔ مگر حضرت فروہ نے جادۂ حق سے ہٹنا گوارا نہ کیا۔

(شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد 4 ص 44 از علامہ قسطلانی مطبع ازہریہ مصریہ۔ طبع اولیٰ 1327ھ)

ایک روایت میں ہے کہ وہ قید کی حالت میں فوت ہو گئے تھے۔ ان کے مرنے کے بعد انہیں صلیب پر لٹکایا گیا۔

(طبقات ابن سعد جلد 7 ص 435۔ دار بیروت۔ بیروت 1958ء)

ایک ایک عضو کاٹ دیا گیا

حضرت حبیبؓ بن زید انصاری صحابی تھے۔ مسیلمہ کذاب نے اپنی بغاوت کے زمانے میں انہیں پکڑ لیا اور کہا کیا تم شہادت دیتے ہوئے کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں حضرت حبیبؓ نے فرمایا ہاں پھر اس نے پوچھا کیا تم گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو آپ نے فرمایا نہیں۔ میں یہ بات سننا بھی نہیں چاہتا اس عمل کی کئی دفعہ تکرار ہوئی مگر حضرت حبیب نے اسے رسول ماننے اور رسولؐ اللہ کا انکار کرنے سے مسلسل انکار کیا۔ اس پر مسیلمہ نے ان کا ایک ایک عضو کاٹ کر انہیں شہید کر دیا۔

(سیرۃ النبی ہشام جلد 2 '10' 110 مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی۔ مصر۔ 1936ء)

صحابہ کی ان عظیم قربانیوں کا نقشہ بانی سلسلہ احمدیہ نے یوں کھینچا ہے

فدم الرجال لصدقہم فی جہم
تحت السیوف اریق کالقربان

ان عظیم انسانوں کا خون سچائی سے محبت کی وجہ سے تلواروں کے نیچے قربانی کے جانوروں کی طرح بہایا گیا۔

مار پیٹ کے مناظر

وہ بارگاہ احدیت کے جاں نثار جن کو تاریکی کے فرزند ابدی زندگی کا جام پلانے سے قاصر رہے ان کی زندگیاں تو لحہ لحہ عذاب تھیں۔ مار پیٹ اور جسمانی مظالم کا ایک بازار گرم تھا جس میں ان کے جسم اور عزتیں بلا خوف و خطر پامال کی جارہی تھیں۔ مگر ان پر پڑنے والی ہر ضرب ان کے بلند روحانی مقامات کے بگل بجا رہی تھی۔

اس تشدد اور ظلم سے معزز گھرانوں کے مسلمان بھی محفوظ نہ تھے۔ اس لئے حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف اور دوسرے صحابہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں ایک دفعہ عرض کیا تھا کہ

یا رسولؐ اللہ جب ہم مشرک تھے تو معزز تھے اور کوئی شخص ہماری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ مگر مسلمان ہو کر ہم کمزور اور ناتواں ہو گئے ہیں۔

(سنن نسائی کتاب الجہاد باب وجوب الجہاد)

ان لوگوں نے بظاہر دنیا کی ذلت قبول کر لی مگر سچائی کا دامن نہیں چھوڑا اور ابد الآباد تک ایک ایسی عزت حاصل کی ہے جس پر کبھی فنا نہیں آئے گی۔

حضرت ابو بکرؓ کا عشق

حضرت ابو بکرؓ قریش کے ایک معزز فرد تھے اسلام لائے تو انہوں نے برملا اپنے ایمان کا اظہار کیا اور قریش کو بھی دعوت اسلام دی مگر یہ سنتے ہی مشرکین ابو بکرؓ اور قریبی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ اور حضرت ابو بکر کو گرا کر بہت مارا۔

بدبخت عتبہ بن ربیعہ اپنے مضبوط جوتے سے ان پر وار کرتا رہا۔ اور ان کے چہرے پر اتنا مارا کہ ان کا چہرہ پہچانا نہ جاتا تھا۔ بالآخر آپ کے قبیلہ بنو تمیم کے لوگ آئے اور انہوں نے آپ کو دشمنوں سے بچایا۔

مگر حالت یہ تھی کہ حضرت ابو بکرؓ کے قریب المرگ ہونے میں کسی کو شبہ نہ تھا۔ لیکن دن کے آخری حصہ میں جب انہیں ہوش آیا تو ان کے منہ سے پہلا جملہ یہ نکلا کہ رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟ یہ سن کر قبیلہ کے لوگ واپس چلے گئے۔

مگر آپ بہت اصرار کے ساتھ حضورؐ کا حال دریافت کرتے رہے اور جب آپؐ کے صحیح سالم ہونے کی اطلاع ملی تو والدہ کی منت کر کے ان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی حالت دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ مگر حضرت ابو بکرؓ فرماتے تھے سوائے چہرہ کے زخموں کے اور کوئی تکلیف نہیں۔

پھر آپ نے حضورؐ سے عرض کی۔ میری والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیں اور ان کے لئے دعا بھی کریں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے وہ اسلام لے آئیں۔

(البدایہ والنہایہ جلد 3 صفحہ 30 از حافظ ابن کثیر طبع اولیٰ۔ 1966۔ مکتبہ معارف بیروت)

قرینین

حضرت ابو بکرؓ کی تبلیغ سے حضرت طلحہؓ اسلام لائے تو نوفل بن خویلد بن العدویہ نے ان دونوں کو پکڑ لیا۔ یہ شخص اسد قریش کہلاتا تھا یعنی قریش کا شیر۔ اس نے دونوں کو ایک رسی میں بندھوا دیا اسی لئے ان دونوں کو قرینین بھی کہتے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ کے قبیلہ بنو تمیم نے بھی انہیں چھڑانے سے انکار کر دیا۔ حضور ﷺ کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نے دعا کی

"اے اللہ ہمیں ابن العدویہ کے شر سے بچا

تب خدا نے ان کی رہائی کے سامان کئے۔

(البدایہ والنہایہ جلد 3 صفحہ 29 از حافظ ابن کثیر طبع اولیٰ۔ 1966۔ مکتبہ معارف بیروت)

استقامت کے شہزادے

حضرت مسعود بن حراش بیان کرتے ہیں کہ میں صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک نوجوان کو کھینچتے ہوئے لے جارہے ہیں جس کے ہاتھ اس کی گردن میں بندھے ہوئے ہیں۔

میں نے پوچھا یہ کون ہے تو لوگوں نے بتایا یہ طلحہ بن عبیداللہ ہے جو صابی یعنی مسلمان ہو گیا ہے۔

ایک عورت ان کے پیچھے غراتی اور گالیاں دیتی ہوئی چلی جارہی تھی میں نے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ طلحہ کی ماں صعبہ بنت حضرمی ہے۔

(التاریخ الکبیر جلد 7 صفحہ 421 از امام بخاری موسستہ الکتب الثقافیہ۔ بیروت)

جو چاہو کر لو

حضرت عمرؓ بن خطاب جیسا جری اور بے باک شخص بھی دشمنوں کے شر سے محفوظ نہ رہا۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو ایک شخص جمیل بن معمر نے مسجد حرام میں جا کر اعلان کیا کہ عمر بے دین ہو گیا ہے۔ حضرت عمرؓ وہاں پہنچے اور کہا یہ جھوٹا ہے میں نے توحید کو قبول کیا ہے۔ یہ سن کر سب عمرؓ پر جھپٹ پڑے اور دیر تک ان سے لڑتے رہے اور حضرت عمرؓ فرماتے تھے۔

تم جو چاہو کر لو۔ اب تو میں یہ دین نہیں چھوڑ سکتا۔

(البدایہ والنہایہ جلد 3 صفحہ 82 از حافظ ابن کثیر طبع اولیٰ۔ 1966۔ مکتبہ معارف بیروت)

ہرگز نہیں

حضرت زبیر بن عوام جب اسلام لائے تو ان کی عمر 8 سال کی تھی۔ ان کا چچا انہیں چٹائی میں لپیٹ کر لٹکا دیتا تھا اور (نیچے) آگ جلا کر ان کی ناک میں دھواں پہنچاتا تھا اور ساتھ کہتا کہ اسلام سے انکار کر دے مگر حضرت زبیرؓ فرماتے۔

میں کبھی اسلام سے انکار نہیں کروں گا۔

(مستدرک حاکم کتاب معرفۃ الصحابہ باب مناقب الزبیر جلد 3 صفحہ 360 از محمد بن احمد الذہبی مکتبہ و مطابع النصر الحدیثہ۔ ریاض)

گھسیٹے گئے

حضرت سعد بن عبادہؓ نے بیعت عقبہ ثانیہ میں اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہاں سے واپسی پر دشمنوں نے پکڑ لیا۔ ان کے ہاتھ ان کی گردن سے باندھ دیئے ان کے بال کھینچے۔ زدو کوب کرتے اور سخت اذیت دیتے ہوئے گھسیٹ کر مکہ میں لے آئے ظلم و ستم کا سلسلہ جاری تھا کہ مطعم بن عدی نے آکر انہیں نجات دلائی۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد 2 صفحہ 91 مطبع مصطفیٰ الحلبی۔ مصر 1936)

جاری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

ڈاکٹر عبد السلام کا ورثہ بیش قیمت ہے اور محفوظ کئے جانے کے لائق ہے

نوبل انعام یافتہ محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے بارے میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی یہ تحریر مجلس انصار اللہ امریکہ کے سہ ماہی مجلہ النحل (انگریزی) میں بطور پیش لفظ شائع ہوئی ہے۔ النحل کا یہ شمارہ محترم ڈاکٹر سلام صاحب کی یاد میں خصوصی نمبر کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔ ہماری درخواست پر اس مضمون کا ترجمہ محترم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب نے کیا ہے (ادارہ)

یہ میرے لئے نہایت ہی اعزاز و اکرام کی بات ہے کہ مجھے ڈاکٹر عبد السلام کی تکریم اور یاد میں شائع ہونے والے "النحل" کے خصوصی نمبر کا پیش لفظ لکھنے کو کہا گیا ہے۔ یہ بات کہ وہ اپنے خصوصی میدان میں ایک عبقری تھے ہر شک و شبہ سے بالا ہے۔ نوبیل پرائز اور ان بیشمار اعزازات کے علاوہ جو انہیں دنیا کی شہرہ آفاق یونیورسٹیوں کی طرف سے دیئے گئے۔ جو چیز انہیں منفرد بناتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ دنیا کے پہلے (دین حق کے پیروکار) تھے جنھیں یہ بیش بہا امتیاز حاصل ہوا۔

افسوس کی بات ہے کہ ان کے اعزاز پر جہاں بے شمار لوگوں نے دل کھول کر داد دی وہاں پاکستان نے اسے بڑی تنگ دلی سے قبول کیا ان میں سے بعض نے یہاں تک جسارت کی کہ انہوں نے ڈاکٹر سلام پر یہ جھوٹا الزام لگایا کہ انہوں نے پاکستان کے ایٹمی توانائی کے راز "نابلد" یہودیوں کو مہیا کئے جن کو ایٹمی توانائی کے متعلق گویا کچھ علم نہیں تھا!

یہ ظالمانہ الزام اس شخصیت پر دھرا گیا۔

○ جس نے اس کوشش میں اپنے سب کچھ قربان کر دیا کہ اس کا وطن سائنس اور ٹیکنالوجی کی جدید دنیا میں قدم رکھنے لگے۔

○ جس نے دوسرے ملکوں کی طرف سے وہاں کا دورہ کرنے کے دعوت ناموں کا جواب اس لئے مؤخر کر دیا کہ پہلے اس کو اپنے ملک کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہو جائے۔

○ جس نے بہت سے ملکوں کی طرف سے شہریت کی پیشکش مسترد کر دی اس لئے کہ وہ شخص نہایت سختی سے اس بات پر مصر تھا کہ اس کا یہ اعزاز (نوبیل پرائز) اس کی پاکستان کے ساتھ وفاداری اور حب الوطنی کی ایک عاجزانہ علامت کے طور پر پاکستان کے لئے ہے اور پاکستان کے لئے رہے گا۔

مجھے اس بارہ میں کوئی شک نہیں کہ تاریخ کا فیصلہ ان اصولوں کے حق میں بلند آہنگ اور ظاہر و باہر ہوگا جن کا ڈاکٹر سلام اپنی ایثار و وفا والی زندگی میں برابر پرچار کرتے رہے۔

ایک واقعہ جو بہت کم لوگوں کو معلوم ہے ان کی اس سکیم سے متعلق ہے جو انہوں نے راجہ صاحب آف محمود آباد کے ساتھ مل کر بنائی تھی۔ یہ کہ سب مسلمان ممالک۔ امیر اور غریب مل کر اسلامک سائنس فاؤنڈیشن کو سپانسر کریں۔ یہ ممالک مسلمانوں میں اعلیٰ تعلیم اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے ایک ٹرسٹ قائم کرنے کی غرض سے اپنے زر مبادلہ کی کم سے کم مقرر شدہ فی صد شرح کے حساب سے رقوم مہیا کریں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مختلف مسلم ممالک کی یونیورسٹیوں میں مختلف مضامین کی بین الاقوامی معیار کی چیئرز (پروفیسرز کی آسامیاں) قائم کی جائیں گی جن کے اخراجات مجوزہ ٹرسٹ برداشت کرے گا نیز یہ ٹرسٹ ہر مسلم ملک سے منتخب شدہ ذہین طلبا کو وظائف دے گا۔ سکیم یہ تھی کہ راجا صاحب آف محمود آباد مڈل ایسٹ سے کچھ مسلم ممالک کا دورہ کر کے اس مہم کا آغاز کریں۔ بدقسمتی سے راجا صاحب کی دل کے عارضہ کے باعث اچانک وفات اس سکیم کے بار آور ہونے میں روک بن گئی۔ عالمی بینک کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی حیثیت میں جبکہ پاکستان کے ساتھ ساتھ بہت سے مڈل ایسٹ ممالک کی نمائندگی بھی میرے سپرد تھی۔ بعض تیل سے مالا مال ممالک میں شوق اجاگر کرنے کی میری عاجزانہ کوشش کسی قسم کا مثبت جواب پیدا کرنے میں ناکام ثابت ہوئی۔ اس سکیم کی خاطر ڈاکٹر سلام نے جو پمفلٹ تیار کیا تھا وہ ان کی اس شدید خواہش پر گواہ ہے کہ مسلم دنیا علم اور اعلیٰ ٹیکنالوجی حاصل کر کے اپنی پسماندگی سے نکل کر جدید ترقی یافتہ دنیا میں شامل ہو جائے اور خوب پھولے پھلے۔

ایک اور مثال جو بہت سے لوگوں کو معلوم نہیں ہے قارئین کرام کی دلچسپی کا باعث ہوگی۔ وزیر اعظم برطانیہ نے (غالباً ان کے کیمبرج یونیورسٹی کے چانسلر ہونے کی حیثیت میں) وزیر اعظم پاکستان کے نام ایک خط میں یہ درخواست کی کہ ڈاکٹر سلام کی خدمات برطانیہ کے سپرد کر دی جائیں۔ کیونکہ ان کے اندر موجود صلاحیتیں ایسی ریسرچ کی مناسب سہولیات کے بغیر پنپ نہیں سکتیں جو پاکستان میں دستیاب نہیں ہیں۔ اور جو انہیں یوکے میں مہیا ہونگی۔ وزیر اعظم برطانیہ نے مزید کہا کہ انہیں اس بارہ میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ جب ساری دنیا سے لوگ پاکستان میں ڈاکٹر سلام کے پاس آئیں گے اور ان کے علم سے فیض حاصل کریں گے۔

وزیر اعظم پاکستان نے یہ خط پنجاب گورنمنٹ کو بھجوا دیا کیونکہ اس وقت ڈاکٹر سلام گورنمنٹ کالج لاہور میں بطور پروفیسر کے کام کر رہے تھے۔ ڈاکٹر سلام خوش تھے اور کیمبرج یونیورسٹی جانے پر رضامند تھے۔ لیکن انہوں نے ایک درخواست کی کہ چونکہ وہ اپنے والدین کے کفیل ہیں اس لئے ان کا یہ مسئلہ اس طرح آسان ہو سکتا ہے کہ تھوڑے عرصہ کے لئے انہیں اپنے والدین کے اخراجات کے لئے ایک صد پچاس روپے ماہانہ الاؤنس دیا جائے۔ محکمہ تعلیم نے اس درخواست کی حمائت کی لیکن نوکر شاہی کے معمول کے طریق کار کے مطابق مالیات کے محکمہ نے اس بنیاد پر اس تجویز کی مخالفت کر دی کہ۔ "یہ ایک بری مثال قائم ہو جائے گی" مجھے محکمہ مالیات کے انڈر سیکرٹری کی رائے کو نظرانداز کر دینے میں کوئی مشکل یا ہچکچاہٹ در پیش نہ تھی۔ میں نے اس پر یہ اضافہ کیا کہ پاکستان کے لئے ایسی بہت سی نئی مثالیں قائم کرنا خوشی اور خوش بختی کی بات ہوگی۔ لہٰذا اس درخواست کو اس قسم کی پرمسرت مثالوں کے خوف سے ہرگز رد نہ کرنا چاہئے۔

جب ڈاکٹر سلام کو نوبیل انعام کا اعزاز دیا گیا تو میں نے انہیں اس مضمون کا تار بھیجا کہ وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی دعاؤں اور پیش خبری کے اولین اثمار میں سے ایک ہیں۔

خوشخبری یہ ہے

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت لوگوں کے دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولیگا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔"

یہ حقیقت کہ تقریباً ایک ارب (دین حق کے پیروکاروں) میں سے وہ واحد شخص جو نوبیل پرائز کا مستحق قرار پایا ایک احمدی تھا۔ اپنے آپ کو خود آشکار کر رہی ہے۔ ان کا عالمی منظر پر ابھرنا ہمارے لئے کسی حیرانی کا باعث نہیں تھا۔

ڈاکٹر سلام کا ورثہ بیش قیمت اور محفوظ کئے جانے کے لائق ہے۔ جو شمع انہوں نے روشن کی اور پاکستان کے لئے بڑے فخر سے لے کر چلے وہ لازماً اس وقت جگمگائے گی جب ہم تعصبات کو جھٹک دیں گے (دین) کی علم اور سائنس اور ٹیکنالوجی میں عظمت رفتہ اور سب سے بڑھ کر اس کے اخلاقی شرف کو واپس لے آئیں گے۔ لیکن سب سے پہلے ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ کیا ہم جاہلوں کی بات سنیں گے جنہوں نے (خواہ آپ مانیں یا نہ مانیں) یہ اعلان کیا تھا کہ چاند پر اترنے کا امریکی دعویٰ جھوٹا تھا۔ "کیونکہ ہلال اس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ آدمی اس پر قدم نہیں رکھا سکتا!!!"۔

ہمیں یہ انتخاب کرنا ہوگا کہ کیا ہم ایسے لوگوں کی اندھا دھند تقلید کریں گے یا تندہی سے علم حاصل کرنے میں لگ جائیں گے۔ اور سائنس اور ٹیکنالوجی کو پورے انہماک سے ترقی دیں گے جیسا کہ درحقیقت (دین حق) نے تلقین فرمائی ہے۔ ایسا کرنے سے ہمارا شمار دنیا کے ترقی یافتہ خوشحال ممالک میں ہونے لگے گا۔

(سہ ماہی النحل جلد 8 شمارہ نمبر4 ڈاکٹر عبد السلام نمبر صفحہ 9،8)

★......★......★......★

بسلسلہ تعارف کتب امام الثانی

احمد طاہر مرزا

"ہم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں"

28 دسمبر 1908ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر حضرت مصلح موعود نے ایک پر معارف خطاب فرمایا جو بعد میں کتابی شکل میں شائع ہوا۔ انوار العلوم جلد نمبر1 میں چوتھے نمبر پر یہ خطاب ہے جس کے کل 16 صفحات ہیں۔ اہم مضامین آپ کے الفاظ میں پیش ہیں۔

آخرت کی تیاری کریں "ہر ایک شخص کو سوچنا چاہئے کہ خدا نے مجھے کیوں پیدا کیا ہے۔ اور جبکہ مرنا ہر ایک انسان کے لئے ضروری ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ مرنے کے بعد کیا ہوگا جب اس چند روزہ زندگی کے لئے انسان اس قدر کوشش کرتا ہے اور تدبیریں کام میں لاتا ہے..... تو کیا اس لامحدود زندگی کے لئے ضرورت نہیں اور کیا ہمیں اس کے لئے تیاری نہیں کرنی چاہئے"

کلام الٰہی کی بتائی ہوئی تجارت "پس انسان کو چاہئے کہ اپنے لئے وہ مال جمع کرے کہ جو اس کے کام آئے نہ وہ کہ اس کے بعد اس کے ورثاء برباد کر دیں۔ دنیا کا روپیہ اگر جمع کرنا ہے تو اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء اسے بے طرح لٹا دیں گے اور ضائع کر دیں گے لیکن اگر یہ اس قرآن کی بتائی ہوئی تجارت کو کرتا ہے تو اس سے وہ نفع اٹھائے گا کہ اس کے بعد کوئی اُسے برباد نہ کر سکے گا بلکہ مرنے کے بعد اسی کے کام آئے گا"

آنحضرت ﷺ سے خدا تعالیٰ کا وعدہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے وعدہ کیا۔ اور جب کہ آپ بالکل تن تنہا تھے اس وقت آپ کو وہ خبر دی جو انسانی عقل اور سمجھ سے بالا تھی یعنی آپ کو وعدہ دیا کہ ایک بڑی قوم آپ کے ساتھ ہوگی اور آپ کا نور کل دنیا میں پھیل جائے گا اور وہ مکہ جہاں آپ بے کسی کی حالت میں رہتے تھے اسی میں آپ فاتح ہو کر آئیں گے پس یہ ایسے وعدے تھے جن پر ایمان لانا تو الگ اس وقت کے لوگ حیران ہوتے تھے کہ کیا یہ کسی عقل مند کے منہ سے نکل سکتے ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا فرید احمد

سلسلہ کے عاشق اور انسانیت کے ہمدرد

محترم بریگیڈیئر وقیع الزمان خان صاحب

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آپ کے متعلق فرمایا

جب میں انگلستان آیا ہوں تو میرے ساتھ جو دو شخص جماعت کی طرف سے نمائندہ تھے ان میں ایک بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب تھے اور ایک چوہدری حمید نصر اللہ صاحب لاہور کے امیر۔ ان سے جو میرے تعلقات کی باتیں یا ہماری خط و کتابت تھی وہ لمبے مضمون ہیں ان کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اتنا میں جانتا ہوں کہ بڑے فدائی انسان تھے، بہت ہی بزرگ والد، خوش نصیب ہیں وہ بچے اور خوش نصیب ہے وہ بیوی جن کو وقیع الزمان نصیب ہوئے۔ (الفضل 13- اپریل 98ء)

مکرم بریگیڈیئر وقیع الزمان خانصاحب کی وفات کی خبر ایک بجلی کی طرح پڑی جس نے جسم اور روح کو ہلا کر رکھ دیا۔ آپ سلسلہ کے عاشق اور امامت احمدیہ کے وفادار اور فدائی تھے۔

بریگیڈیئر صاحب سے میرا ایک رشتہ بھی تھا وہ میرے بزرگ بھی تھے لیکن ان سے بڑھ کر عمر کے تفاوت کے باوجود وہ میرے دوست تھے ایک انتہائی مخلص وفادار رازدار دوست۔

آپ امامت کے حقیقی عاشق تھے اور یہ عشق محض زبانی یا ظاہری نہ تھا بلکہ دل کی گہرائیوں سے تھا۔ دو ائمہ یعنی حضرت امام ثالث اور حضرت امام رابع سے تو اس عشق کا میں نے بغور مطالعہ بھی کیا ہے اور یہ بھی میں گواہ ہوں کہ معشوق کو بھی اپنے اس چاہنے والے سے بہت پیار اور اعتماد تھا۔

یہ ساٹھ کے عشرے کی بات ہے۔ حضرت امام ثالث گرمیوں کے دنوں میں مری میں قیام پذیر تھے۔ عصر کے بعد بریگیڈیئر صاحب تشریف لائے۔ حضرت صاحب نے فوراً ہی انہیں بلا لیا اپنے ساتھ چائے پلائی اور مغرب تک دونوں مختلف اہم امور پر گفتگو کرتے رہے۔ بعد نماز مغرب آپ نے جانے کی اجازت مانگی اور واپسی کے لئے اپنی کار تک ہی گئے تھے کہ حضرت صاحب نے پھر آواز دے کر واپس بلوا لیا۔ اور ایک بار پھر چند اہم امور پر ان سے گفتگو شروع کر دی نماز عشاء تک حضرت صاحب اور بریگیڈیئر صاحب ٹہلتے رہے باتیں کرتے رہے۔ میں بھی خوش قسمتی سے ہمراہ تھا اور دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ دو باتیں جن کا ابھی تک مجھ پر گہرا اثر ہے وہ یہ کہ حضرت صاحب کو اپنے اس خادم پر بہت اعتماد تھا دوسرے یہ کہ بریگیڈیئر صاحب کی گفتگو اور مشورے میں نہایت درجہ ادب بھی تھا لیکن رائے کا دیانت داری سے اظہار یعنی اگر کہیں رائے مخالف بھی ہے تو عرض کر دی پھر حضرت صاحب کی بات سنی اور خاموش ہو گئے۔ میں نے بہت کم لوگوں میں یہ صفت دیکھی ہے۔

حضرت امام ثالث کو آپ پر جو اعتماد تھا اس کی ایک مثال بہت عجیب ہے آپ کم اور آپ کی بیگم صاحبہ کافی زیادہ اپنی بیٹی عزیزہ لبنیٰ کی شادی کے لئے فکر مند تھیں۔ یہاں تک کہ 80ء میں جب حضرت صاحب بیرون ملک دورہ پر تھے تب بھی خطوط کا ایک انبار ہوتا تھا۔ نائیجیریا میں حضرت صاحب کھانے پر بیٹھے تھے فرمانے لگے یہاں بھی موجن (بیگم بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب) کا لبنیٰ کے بارہ میں خط آیا ہے۔ یہ ذکر فرما ہی رہے تھے کہ عزیزم قمر سلیمان صاحب کوئی چیز لے کر اندر آئے۔ جب وہ باہر نکلے تو میں نے عرض کی لبنیٰ کے لئے یہ بھی مناسب ہو سکتے ہیں۔ حضرت صاحب ایک دم خوش ہو گئے اور فرمایا بالکل ٹھیک ہے۔ میرے دل کا بوجھ اتر گیا ہے۔ پھر برادرم قمر سلیمان کو زبانی اور بریگیڈیئر صاحب کو بذریعہ خط اطلاع دیدی کہ میں نے آپ کے بچوں کا رشتہ طے کر دیا ہے۔ لیکن دونوں کو یہ نہیں بتایا کہ کہاں؟ میں نے بریگیڈیئر صاحب سے پوچھا کہ جب آپ کو یہ پیغام ملا کہ رشتہ طے کر دیا ہے اور لڑکے کے بارہ میں نہ بتلایا تو آپ کو گھبراہٹ تو نہیں ہوئی۔ کہنے لگے کمال ہے کیسی گھبراہٹ میں تو ایک دم سکون پا گیا۔ اللہ اللہ کیا عشق کیا اعتماد ہے اپنے امام پر۔ لڑکی کا عمر بھر کا معاملہ ہو باپ کو پتہ بھی نہیں رشتہ کہاں ہو رہا ہے۔ اور امام جماعت کے فیصلہ پر کمال اطمینان پا جانا۔ یہاں اپنی پھوپھی صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ اور برادرم قمر سلیمان کا ذکر نہ کروں تو بھی زیادتی ہوگی کہ انکا بھی یہی رد عمل تھا یہی عشق یہی وفا۔

ظاہر ہے کہ امام جماعت کو بھی اپنے ان عزیزوں، خادموں پر انتہائی اعتماد تھا۔

کرنل حیات قیصرانی صاحب کی وفات کے بعد حضرت امام ثالث نے آپ کو افسر خدمت خلق جلسہ سالانہ نامزد فرمایا۔ میں بحیثیت نائب صدر نائب افسر خدمت خلق ہوتا تھا۔ ان چند جلسوں میں آپ کے ساتھ کام کرنے کا پہلی بار موقع ملا آپ انتہائی نڈر تھے۔ قائدانہ صلاحیتوں سے بھرپور اور ماتحتوں کے ساتھ انتہائی مشفق نہایت محنتی۔

جو لوگ خدمت خلق کی ڈیوٹی دیتے رہے ہیں وہ جانتے ہیں کہ افسر خدمت خلق اور نائب افسر خدمت خلق کا رشتہ بہت حساس ہوتا ہے کیونکہ اس شعبہ میں بیرون از ربوہ کے خدام ڈیوٹی دیتے ہیں اور افسر خدمت خلق کے ربوہ آنے سے قبل نائب ہی سارے امور طے کر چکا ہوتا ہے۔ ضروری ہے کہ دونوں میں مکمل ہم آہنگی ہو بریگیڈیئر صاحب کے ساتھ بالکل کرنل حیات صاحب کی طرح کبھی بھی نہ خاکسار نے نہ قائدین خدام الاحمدیہ نے کوئی الجھن محسوس کی بلکہ مکمل ہم آہنگی کے ساتھ آپنے اپنے فرائض نبھائے اور خوب نبھائے۔

سلسلہ سے وفا بہت اعلیٰ درجہ کی تھی ہمہ وقت ان کی سوچ کا محور سلسلہ ہی تھا۔ سلسلہ کی فلاح اور جماعت کی بہبود کے لئے بہت سارے منصوبے بنائے امام جماعت کے گوش گزار کئے اور جب بھی اس سلسلہ میں کوئی کام آپ کو سونپا گیا نہایت محنت، اخلاص اور بھرپور وفا سے کیا۔ کچھ یہی حال پاکستان سے وفاداری کا تھا جتنک فوج میں رہے کارہائے نمایاں انجام دیتے رہے۔ ریٹائر بھی ہوئے تو ملک کی محبت آپ کو بے چین رکھتی تھی۔

آپ بے حد مہمان نواز تھے بڑا ہو یا چھوٹا امیر ہو کہ غریب سب کا خیال رکھنا اور نہایت پیار سے سب کی مہمان نوازی کرنی۔ گھر میں کوئی دعوت ہوتی تو باہر جا کر خود ڈرائیوروں سے پوچھتے کوئی غریب آدمی بھی ملنے آیا ہے تو اپنے ہاتھ سے انہیں کھانے پینے کی اشیاء کی ٹرے لے جاتے ہوئے میں نے بارہا دیکھا۔

آپ کی سیرت کا یہ بھی ایک نمایاں پہلو ہے کہ زندگی میں ہمیشہ یہ کوشش رہی لوگوں پر احسان کروں لوگوں کی خدمت کروں کسی کا احسان لینے سے بچتے اور خدمت کروانے سے بھی گریزاں ہوتے بیوی بچوں کے ساتھ بھی یہی طریق رہا بچوں کو یہ ضد ان کی خدمت کریں اور ان کی یہ ضد کہ نہیں! شکریہ!!

لیکن زندگی میں کبھی کسی نے ان پر احسان کیا تو کبھی نہیں بھولے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ان پر بے حد احسانات تھے وفات تک میں گواہ ہوں ان احسانات کا ذکر کرتے اور آبدیدہ ہو جاتے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کا تو بہت مقام تھا کسی نے بھی کبھی کوئی احسان کیا تو آپ کو یاد تھا۔

ان کی خدمت نہ کروانے کی ادا سے یاد آیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس بارہ میں ان کا خیال رکھا۔ اور بغیر کسی بیماری کے بغیر کسی کی خدمت کے اچانک ہی اپنے پاس بلوا لیا گھر والوں کو بھی وفات کے بعد پتہ چلا۔

بڑوں کا ادب چھوٹوں سے شفقت اور پیار ہر ایک سے آپ کہہ کر مخاطب ہونا بیوی بچوں سے حسن سلوک دامادوں اور بہو سے انتہائی شفقت سب عین دینی تعلیمات کے مطابق ہوتا تھا۔ بہت پڑھے لکھے انسان تھے ادب اور شاعری سے بہت شغف تھا خود بھی شاعر تھے کبھی کبھی کہتے تھے لیکن خوب کہتے تھے۔ کتب حضرت بانی سلسلہ کے بڑے عالم تھے اور ظاہراً بھی ان کتب سے عشق تھا۔ حضرت بانی سلسلہ کی کتب کو نہایت خوبصورت جلدوں میں اپنی لائبریری میں رکھا ہوا تھا۔

یہاں یہ ذکر بھی کرتا چلا جاؤں کہ آپ واقف زندگی تھے۔ جامعہ کے فارغ التحصیل تھے اور حضرت امام ثانی کے ارشاد پر حضرت امام ثالث نے آپ کو فوج میں بھجوانے کے لئے منتخب کیا تھا۔ پھر فوج میں چلے گئے لیکن عملاً واقف زندگی ہی رہے۔ ایک عبادت گزار شخص تھے عبادات کے علاوہ ذکر الٰہی کرنا اور خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرتے رہنا فطرت ثانیہ تھی عبادت کے اس انداز میں بھی دکھلاوا نہ تھا بلکہ ایک طویل عرصہ ساتھ رہنے والا ہی اس صفت سے آشنا ہو سکتا تھا۔

ان سے آخری ملاقات وفات سے چند دن قبل لاہور میں ہوئی ہماری خالہ کو لیکر لاہور آئے ہوئے تھے۔ عزیزوں اور رشتہ داروں نے دعوتیں کیں دو (2) دعوتوں میں خاکسار بھی مدعو تھا دونوں دفعہ ہم دونوں الگ بیٹھے رہے گھنٹوں گفتگو ہوئی زیادہ تر میں سناتا رہا وہ سنتے رہے۔ بہت کچھ پوچھا میں بتلاتا رہا۔ خاموش خاموش تھے میں نے محسوس کیا اب یہ شخص تھک گیا ہے۔ بہت تھک گیا ہے اور اس جگہ کو چھوڑ کر ایک ابدی منزل کی طرف جانے کو تیار بیٹھا ہے اور وہی ہوا واپس ربوہ گئے اور چند دنوں بعد ہی کرسی پر بیٹھے بیٹھے خاموشی کے ساتھ جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

حقیقت تو "مولیٰ بس" ہی ہے اور لاریب بلانے والا تو بہت بہت پیارا ہے ہی لیکن کیا کروں جانے والا بھی پیارا تھا۔

اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ انکے بیوی بچوں کا نگہبان ہو اور ہمیشہ انہیں حضرت بانی سلسلہ کی دعاؤں کا وارث بنائے رکھے آمین۔

★......★......★......★

ضروری تصحیح

○ حضرت اسامہ بن زید کی سیرت و سوانح کے مضمون شائع شدہ ..... مرتبہ حافظ مظفر احمد میں اسامہ کی والدہ حضرت ام ایمن کے بارہ ایک تاریخی غلطی ہو گئی تھی۔ اس کی وضاحت کے لئے محترم حافظ صاحب نے درج ذیل نوٹ بھجوایا ہے۔

"ام ایمن حبشہ کی رہنے والی تھیں۔ نام برکہ تھا۔ اپنے بیٹے ایمن بن عبید حبشی کی کنیت سے ام ایمن مشہور ہوئیں۔ آپ نبی کریم ﷺ کی کھلائی اور آیا تھیں۔ جب حضرت آمنہ یثرب میں آنحضور ﷺ کے ننھیال ملنے تشریف لے گئیں تو ام ایمن ساتھ تھیں اسی سفر میں واپسی پر ابواء مقام میں حضرت آمنہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ تب ام ایمن نے ہی نبی کریم ﷺ کو سنبھالا اور مکہ میں لاکر آپ کے دادا حضرت عبد المطلب کے سپرد کیا۔ بعد میں بھی وہ آپ کی پرورش کی سعادت پاتی رہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میری والدہ کی وفات کے بعد ام ایمن میری ماں بنی۔ حضرت خدیجہؓ سے شادی کے بعد نبی کریم ﷺ نے ام ایمن کو آزاد کر دیا اور آپ کی شادی عبید بن زید حبشی سے ہوئی جن سے ایمن پیدا ہوئے۔ ایمن کو بھی رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ باختلاف روایت خیبر یا حنین میں آپ کی شہادت ہوئی۔

اسامہ کے والد زید بن حارثہ حضرت خدیجہؓ کے غلام تھے جو انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ہبہ کر دیئے تھے آنحضورؐ نے ان کو آزاد کیا اور ان کی شادی خاتون جنت حضرت ام ایمن سے کروا دی جن سے اسامہ بن زیدؓ پیدا ہوئے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ زیر لفظ ام ایمن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید محمود احمد شاہ- مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان

پانچویں سالانہ علمی مقابلہ جات مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

منعقدہ 17- تا 19- اپریل 1998ء

قوموں کی زندگی میں اجتماعیت ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے- اور یہی وہ روح ہے جس کی بدولت قومیں عملی زندگی میں متحرک رہتی ہیں- اور شاہراہ ترقیات پر گامزن رہتی ہیں- مجلس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے بھی اطفال کے سالانہ اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا تھا لیکن جب سے حکومت کی طرف سے مجلس اطفال الاحمدیہ کے اجتماعات پر پابندی عائد کی گئی ہے- اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان گزشتہ چار سال سے اطفال کے سالانہ علمی مقابلہ جات کا انعقاد کروا رہی ہے- اور خدا کے فضل سے یہ سلسلہ نہایت کامیابی کے ساتھ جاری و ساری ہے- ان مقابلہ جات کا بنیادی مقصد اطفال کی علمی اور ذہنی صلاحیتوں کی نشوونما کرنا ہے تاکہ اطفال میں مسابقت کی روح پیدا ہو اور وہ ایک نئے ولولے اور عزم کے ساتھ اکیسویں صدی میں داخل ہوں اور مستقبل کی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کر سکیں-

اکتوبر 1994ء میں پہلے سالانہ علمی مقابلہ جات میں صرف دو مقابلہ جات یعنی دینی معلومات اور بیت بازی شامل تھے- امسال پانچویں سالانہ علمی مقابلہ جات میں یہ تعداد بڑھ کر گیارہ تک پہنچ گئی ہے-

افتتاح: مورخہ 17 اپریل 1998ء بروز جمعۃ المبارک افتتاحی تقریب کے لئے ایوان محمود کے وسیع و عریض ہال کا انتخاب کیا گیا- افتتاح سے قبل شعبہ تزئین ہال نے نہایت محنت اور خوبصورتی کے ساتھ ہال کو سجایا ہوا تھا اور پورا ہال روشنیوں سے جگمگا رہا تھا- ملک کے مختلف حصوں سے تشریف لائے ہوئے اطفال اور دیگر حاضرین ہال میں موجود تھے- ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے رات محترم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے افتتاح فرمایا- اس کے بعد محترم وسیم احمد صاحب فضل منتظم اعلیٰ پانچویں سالانہ علمی مقابلہ جات نے رپورٹ پیش کی-

محترم صدر مجلس نے اپنے افتتاحی خطاب میں جملہ شرکاء کو مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں آنا ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے- آپ جو ایام یہاں گزاریں ان میں کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی اور دعائیں کرتے رہیں- محترم صدر مجلس نے اطفال کو حصول علم کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ بچپن کا حافظہ دیرپا ہوتا ہے اور بچپن میں سیکھے ہوئے علوم کا اثر جوانی اور بڑھاپے میں بھی قائم رہتا ہے- خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی اور یوں اس ریلی کا باضابطہ افتتاح عمل میں آیا- اس تقریب میں بزرگان سلسلہ ناظمین اطفال اور زائرین نے شریک ہو کر رونق بخشی-

انتظامیہ علمی ریلی: سالانہ علمی مقابلہ جات کے جملہ انتظامات کو احسن رنگ میں چلانے کے لئے سال کے آغاز ہی میں انتظامیہ تشکیل دی گئی تھی- تمام شعبہ جات کو چلانے کے سلسلے میں جن احباب نے معاونت فرمائی ان کے نام بغرض دعا و ریکارڈ پیش ہیں-

نگران اعلیٰ مکرم محمود احمد شاہ صاحب مہتمم اطفال
نائب نگران اعلیٰ مکرم حافظ حفیظ الرحمان صاحب نائب مہتمم مقامی
نائب نگران اعلیٰ مکرم عبد الرشید احمد صاحب نائب مہتمم اطفال
منتظم اعلیٰ مکرم وسیم احمد فضل صاحب
ایڈیشنل منتظم اعلیٰ شاکر مسلم ناصر صاحب
منتظم رابطہ مکرم محمود احمد خان صاحب
منتظم رہائش مکرم مرزا محمد اکرم صاحب
منتظم حاضری و نگرانی مکرم عطاء القدوس ناصر صاحب
منتظم رجسٹریشن مکرم ملک محمد افضل فہیم صاحب
منتظم خوراک مکرم غلام احمد سرور صاحب
منتظم اسٹیج و تزئین مکرم محمد نصیر اللہ صاحب
منتظم تربیت و آب رسانی مکرم میاں اعجاز احمد صاحب
منتظم مہمان نوازی، ریکارڈنگ و تصاویر مکرم نعیم اللہ ملی صاحب
منتظم ریکارڈ و اشاعت مکرم امان اللہ امجد صاحب
منتظم طبی امداد مکرم قدرت اللہ شاد صاحب
منتظم نظم و ضبط:- مکرم اسد اللہ غالب صاحب
منتظم مقابلہ جات مکرم عبد الرشید احمد صاحب
منتظم انعامات مکرم مرزا خلیل احمد صاحب
نگران مقابلہ تلاوت مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب
نگران مقابلہ نظم مکرم ندیم احمد طاہر صاحب
نگران مقابلہ بیت بازی مکرم اسد اللہ غالب صاحب
نگران مقابلہ دعوت الی اللہ مکرم ندیم احمد طاہر صاحب
نگران مقابلہ پیغام رسانی و تقریر مکرم شاکر مسلم ناصر صاحب
نگران مقابلہ مشاہدہ و معائنہ مکرم سلطان محمود ناصر صاحب
نگران مقابلہ مضمون نویسی مکرم حافظ مبارک احمد ثانی صاحب
نگران مقابلہ مطالعہ کتب و دینی معلومات مکرم ملک محمد افضل فہیم صاحب
نگران مقابلہ خطبات امام مکرم مرزا خلیل احمد صاحب

انتظامات پانچویں سالانہ علمی مقابلہ جات میں شامل ہونے والے مہمانوں کی رجسٹریشن کے لئے 16 اپریل کو ایک بجے دن رجسٹریشن کا دفتر قائم کیا گیا- 17 تاریخ کی رات تین بجے تک رجسٹریشن کا کام جاری رہا- مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام ایوان محمود میں کیا گیا تھا- نمازوں کی ادائیگی کا بھی یہیں انتظام کیا گیا تھا- تمام مقابلہ جات نظم و ضبط اور باہمی محبت و یگانگت کے ماحول میں ہوئے- اس ریلی میں آخری دن کی حاضری کے مطابق 43 اضلاع کے 315 اطفال اور 110 زائرین تشریف لا چکے تھے- جبکہ گزشتہ سال ان مقابلہ جات میں 36 اضلاع کے 283 اطفال اور 83 زائرین نے شمولیت کی تھی-

مقابلہ جات اس دفعہ 11 مقابلہ جات ہوئے جن میں درج ذیل ترتیب سے اطفال نے حصہ لیا- یہ تمام مقابلہ جات پہلے مجالس اور اضلاع کی سطح پر ہوئے اور ان میں منتخب ہونے والے اطفال نے اس ریلی میں حصہ لیا-

تلاوت 50، نظم 47، تقریر 40، دعوت الی اللہ 46، دینی معلومات 47، بیت بازی 17 ٹیمیں، مضمون نویسی 25، مطالعہ کتب 14، پیغام رسانی 19 ٹیمیں، مقابلہ مشاہدہ و معائنہ 54، خطبات امام 17

مقابلہ تلاوت:- اول مکرم سید مشہود احمد صاحب کراچی- دوم مکرم منور احمد قمر صاحب ربوہ- سوم مکرم تنویر احمد صاحب شاہد ربوہ-

مقابلہ نظم:- اول مکرم صباح الظفر صاحب ربوہ- دوم مکرم محمد صادق ایوب صاحب ربوہ- سوم مکرم سید جمال احمد صاحب کراچی-

مقابلہ بیت بازی:- اول ٹیم کراچی ممبران (طاہر عمیر صاحب، صادق احمد ریحان صاحب، بلال طاہر صاحب)
دوم ٹیم ضلع فیصل آباد ممبران (توقیر احمد صاحب، عدیل سجاد صاحب، وسیم احمد صاحب)
سوم ٹیم ربوہ ممبران (سفیر احمد ثاقب صاحب، نور احمد قمر صاحب، داؤد احمد صاحب)

مقابلہ تقریر:- اول مکرم صباح الظفر صاحب ربوہ، دوم صلاح الدین صاحب کراچی، سوم محمد طیب ایوب صاحب منڈی بہاؤ الدین، حوصلہ افزائی ابتسام احمد صاحب گوندل سیالکوٹ-

مقابلہ دعوت الی اللہ:- اول مکرم سید مشہود احمد صاحب کراچی- دوم صباح الظفر صاحب ربوہ، سوم نعیم احمد صاحب لاہور- خصوصی انعام مکرم جہانداد احمد صاحب حافظ آباد-

مقابلہ مطالعہ کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ:- اول مکرم مدثر احمد عثمان صاحب ربوہ- دوم مکرم محمد صلاح الدین چٹھہ صاحب شیخوپورہ- سوم مکرم نعیم احمد آزاد صاحب گوجرانوالہ-

مقابلہ مضمون نویسی:- اول مکرم محمد اظہر بھروانہ صاحب لاہور، دوم مکرم محمد نجیب احمد صاحب خانیوال، سوم مکرم بلال احمد صاحب گوجرانوالہ، خصوصی انعام مکرم گلفام حمید صاحب سیالکوٹ

مقابلہ پیغام رسانی:- اول ٹیم ضلع لاہور ممبران عامر محمود رانا، حامد احمد صاحب، رفیع الدین صاحب شمس، بلال احمد صاحب، لقمان احمد صاحب
دوم ٹیم ضلع شیخوپورہ- ممبران صلاح الدین صاحب، فضل احمد طاہر صاحب، ظہیر الدین صاحب، مبشر احمد صاحب، اظہر حمید صاحب
سوم ٹیم ضلع ملتان- ممبران مکرم نصیر احمد صاحب، تنویر احمد صاحب، طارق ندیم صاحب، محمد عمران صاحب، احمد ذیشان صاحب

مقابلہ دینی معلومات:- اول ٹیم ضلع کراچی ممبران محمد شعیب صاحب، مبشر احمد شاہد صاحب، عامر شاہ صاحب
دوم ٹیم ربوہ- ممبران عطاء الہادی صاحب، وقار احمد صاحب، محمد انفر صاحب
سوم ٹیم ضلع اوکاڑہ ممبران شہزاد اختر صاحب، فواد احمد صاحب، ناصر احمد صاحب

مقابلہ مشاہدہ و معائنہ:- اول مکرم محمد طیب ایوب صاحب منڈی بہاؤ الدین- دوم مکرم ظہور احمد صاحب منڈی بہاؤ الدین، سوم مکرم اظہر حمید صاحب لاہور-

مقابلہ خطبات امام:- اول مکرم ذکا اللہ صاحب ربوہ، دوم مکرم لقمان احمد صاحب لاہور، سوم طاہر حمید صاحب ربوہ-

اس کے بعد بعض خصوصی انعامات دئے گئے جن کی تفصیل درج ہے-

مکرم عبد الوحید صاحب ضلع نارووال، مکرم صلاح الدین صاحب چٹھہ ضلع شیخوپورہ، مکرم عطاء المجیب صاحب اسلام آباد، مکرم محمد فاتح صاحب ضلع راولپنڈی، مکرم ریاض احمد صاحب ضلع پشاور، مکرم سلیم الرحمان صاحب ضلع پشاور، مکرم وجیہ الحسن صاحب ضلع مردان، مکرم عطاء الرزاق صاحب ضلع کوٹلی اے کے، مکرم فرخ شہزاد ڈار صاحب جہلم، مکرم انس محمود صاحب ضلع میرپور اے کے، مکرم مبشر احمد صاحب ضلع چکوال، مکرم فہیم احمد صاحب ناصر ضلع بہاولنگر، مکرم قمر احمد صاحب ڈی جی خان، مکرم طاہر احمد صاحب ضلع نارووال، مکرم شعیب انوار صاحب ضلع لودھراں، مکرم لئیق احمد صاحب ضلع مردان، مکرم محمد شفیق ناصر صاحب نصیر آباد ربوہ، مکرم مصطفیٰ احمد صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ' مکرم عامر احمد صاحب ضلع حیدر آباد' مکرم ندیم احمد صاحب ضلع عمرکوٹ' مکرم مظفر احمد صاحب ضلع سانگھڑ' مکرم سید عطاء العزیز صاحب کوئٹہ' مکرم منصور علی خان صاحب ضلع کوئٹہ' مکرم مرزا فرحان احمد صاحب ضلع لودھراں

انفرادی مقابلہ جات انعام مثالی طفل مکرم صباح الظفر صاحب ربوہ
انعام مثالی ضلع اجتماعی مقابلہ جات کراچی' انعام (حاضری کے لحاظ سے اول) ضلع ملتان' دوم جھنگ

خصوصی انعامات برائے علاقہ جات۔ (1)۔ علاقہ آزاد کشمیر (2)۔ علاقہ لاہور' (3)۔ علاقہ گوجرانوالہ' (4)۔ علاقہ فیصل آباد' بہترین کارکردگی پر علاقہ ربوہ کو خصوصی انعام دیا گیا۔

اختتامی تقریب مورخہ 19 اپریل 1998ء کو ایوان محمود میں اختتامی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مکرم منتظم صاحب اعلیٰ نے ان مقابلہ جات کے اختتام پر اپنی رپورٹ پیش کی اور اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر مال کا تعارف پیش کیا۔ آپ نومبر 1947ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ 1949ء سے ربوہ میں قیام پذیر ہیں۔ ٹی آئی ہائی سکول سے میٹرک کرنے کے بعد F.A اور B.A کا امتحان آپ نے پرائیویٹ پاس کیا۔ جماعتی خدمات کے حوالے سے آپ ربوہ کے محلہ دارالرحمت وسطی کے زعیم رہے۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں 15 سال مختلف اہم عہدوں پر کام کرنے کی توفیق پائی۔ 1966ء تا 1976ء تک آپ ٹی آئی ہائی سکول ربوہ میں بطور استاد تدریس کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ 1976ء سے 1982ء تک بطور استاد فیصل آباد اور سرگودھا میں کام کیا۔ 1982ء سے سروس سے استعفیٰ دے کر آپ نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی۔ 1982ء سے لے کر 1989ء تک آپ صد سالہ جوبلی فنڈ سکیم میں اسسٹنٹ سیکرٹری کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ 1989ء سے 1994ء تک آپ نائب وکیل المال اول رہے۔ 1991ء میں آپ مجلس انصار اللہ پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے انگلستان تشریف لے گئے۔ 1994ء سے اب تک آپ اللہ کے فضل سے ایڈیشنل ناظر مال کی حیثیت سے خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

محترم مہمان خصوصی نے اپنے اختتامی خطاب میں بتایا کہ علم ایک بہت بڑی دولت ہے۔ علم بھی اچھی چیز ہے اور دولت بھی۔ لیکن اگر ان دونوں کا آپس میں مقابلہ کیا جائے تو نہ دولت اچھی ہے اور نہ علم اچھا ہے بلکہ صرف اور صرف خدا کا فضل اچھا ہے۔ پس وہ دولت اور علم جو خدا کا فضل لے کر آتے ہیں۔ وہی اچھے ہیں اور وہ دولت اور وہ علم جس کے ساتھ خدا کا فضل شامل حال نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے۔

آخر پر آپ نے فرمایا کہ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ڈھیروں ڈھیر علم سے نوازے اور اس علم کے نتیجے میں جو دولت آپ کو ملے۔ وہ بھی ڈھیروں ڈھیر ہو اور خدا تعالیٰ کا فضل لے کر آئے۔

مہمان خصوصی کے خطاب کے بعد محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان (جو جماعتی دورہ پر بیرون از ربوہ تھے) کی نمائندگی میں صدارتی کلمات ادا کرتے ہوئے مکرم مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس تقریب کو رونق بخشنے کے لئے تشریف لائے۔

آپ نے محترم مہتمم صاحب اطفال' علمی مقابلہ جات کی انتظامیہ اور ان کے رفقاء کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اور اس تقریب میں شامل تمام شرکاء کی تشریف آوری پر بھی ان کا شکریہ ادا کیا۔ مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان تمام اطفال' ناظمین اطفال ضلع و علاقہ منصفین کرام اور مہمان گرامی کی بے حد ممنون ہے۔ اس کے علاوہ وہ تمام احباب جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں تعاون فرمایا ان سب کی بے حد ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ اور ان علمی مقابلہ جات کے دیرپا نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 4

وہ یتیم جو خود محتاج تھا اس کو وعدہ دیا جاتا ہے کہ تیری وجہ سے دنیا کے یتیموں اور بیواؤں کی پرورش ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور کل دنیا نے ان وعدوں کو پورا ہوتے دیکھ لیا۔

خدا سے بیع ایک عظیم الشان کامیابی ہوگی جب تم اس سے بیع کر چکو اور اس کے تمام لوازم کو پورا کر لو تو تم اب اس بیع کے نتیجہ سے خوش ہو جاؤ کیونکہ تم نے وہ کام کیا ہے جس کا نتیجہ بہت ہی نیک ہوگا۔ اور وہ ایک عظیم الشان کامیابی ہوگی۔

اگر کسی شخص کے پاس روحانی خزانہ ہو
اگر کسی شخص کے پاس روحانی خزانہ ہو یعنی سچا مذہب اس نے پالیا ہو تو وہ کیوں دوسروں کو ہدایت نہ کرے اگر وہ ہدایت نہ کرے گا اور لوگوں کو امر بالمعروف کرنے سے بخل یا سستی کرے گا تو وہ اس دنیاوی بخیل سے کہیں بدتر ہوگا کیونکہ ایک مالدار شخص نے اگر کسی بھائی کی مدد نہ کی تو اس کا اثر صرف چند گھنٹوں یا دنوں یا مہینوں یا سالوں تک ہوگا۔ لیکن اگر کوئی ہدایت پا کر ہدایت نہیں دیتا تو وہ اپنے بھائی کو ابدالآباد تک کے لئے ہلاک کرنا چاہتا ہے۔

☆......☆......☆......☆

ٹارگٹ شعبہ اشاعت برائے سال 1997-98ء ۔ اس سال ہر مجلس' ضلع اور علاقہ اپنا ٹارگٹ تشحیذ الاذہان پورا کرے۔
۔ کوشش کریں کہ ہر احمدی گھرانے میں تشحیذ ضرور جائے۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم قریشی منیر احمد صاحب نمبر 61 ایڈن ولاز متصل قبرستان جی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور جو کہ حضرت قریشی امیر احمد صاحب برادر حضرت امام جماعت اول کے بیٹے ہیں ان دنوں شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم وحید احمد صاحب کارکن نظارت امور عامہ کے بھائی مکرم خورشید احمد بعمر 17 سال کسی ذہنی مرض میں گزشتہ دنوں سے مبتلا ہیں۔ علاج کے باوجود طبیعت بہتری کی طرف مائل نہیں۔

○ مکرم محمد ابراہیم فاضل صاحب بلوچ بزدار وارنٹ آفیسر (ریٹائرڈ) ساکن ماڈل ٹاؤن کراچی نمبر 27 کو مورخہ 98-3-23 کو شدید ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ قریباً 12 یوم داخل ہسپتال رہ کر اب گھر آ گئے ہیں۔ مگر کمزور بہت ہے۔

○ مکرم مسعود احمد طاہر صاحب چانڈیو مربی دعوۃ الی اللہ وقف جدید کی اہلیہ محترمہ صبوحی مسعود صاحبہ کی رسولی کا کامیاب اپریشن مورخہ 98-4-20 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ ابھی تک ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم عبدالحق خادم صاحب سابق صدر میرا بھڑکا (آزاد کشمیر) گزشتہ چند ماہ سے بیمار اور صاحب فراش ہیں۔

○ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب جماعت احمدیہ اگوکی تحصیل و ضلع سیالکوٹ ریٹائرڈ باٹا شوز کمپنی چند روز قبل سائیکل سے گر گئے جس کے نتیجہ میں ان کی دائیں ران کی ہڈی فریکچر ہو گئی سخت تکلیف میں مبتلا ہیں اور عثمان ہسپتال اگوکی میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم کرنل جاوید احمد رشدی آف راولپنڈی کا BI-PASS ایک دو روز میں C.M.H راولپنڈی میں ہو رہا ہے۔

○ مکرم منور احمد قاسم صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی اہلیہ اور ہمشیرہ بیمار ہیں۔
ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ نسیم اختر صاحبہ زوجہ چوہدری سلطان احمد سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقضائے الٰہی مورخہ 18 اپریل 98ء کو وفات پا گئیں۔ اسی روز جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور بیت المبارک میں بعد نماز مغرب مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد چوہدری محمد حسین صاحب آف سرگودھا نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ متوفیہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر لحاظ سے ان کا حامی و ناصر ہو۔

انصار بھائی توجہ فرمائیں

○ ماہنامہ انصار اللہ آپ کا اپنا رسالہ ہے۔ اس کی اپنی ایک خاص تعلیمی اور تربیتی افادیت ہے جس کی وجہ سے اس کا ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا اور تمام افراد کے زیر مطالعہ رہنا ضروری ہے۔
آپ اپنے اس ماہنامہ کی معاونت حسب ذیل طریق پر کر سکتے ہیں۔
اول۔ مختلف مفید موضوعات پر مضامین تحریر کر کے بغرض اشاعت بھجوائیں۔
دوم۔ سالانہ چندہ 60 روپے ادا کر کے اس کے خود خریدار بنیں۔
سوم۔ اپنے ماحول میں اس کے نئے خریدار بنائیں۔
چہارم۔ مخیر دوست مالی وسعت نہ رکھنے والے اپنے بھائیوں کے نام جاری کروائیں۔ بصورت دیگر ہمیں اطلاع دیں تا ان کے نام رسالہ جاری کیا جا سکے۔
پنجم۔ تمام ناظمین علاقہ۔ ناظمین اضلاع۔ زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس رسالہ کی خریداری بڑھانے کے لئے ایک بھرپور مہم شروع کر کے 30 جون تک اپنے اپنے ٹارگٹ پورے کریں۔
(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ پاکستان)

ٹینڈر نوٹس برائے سوزوکی ایمبولینس

○ فضل عمر ہسپتال کی ایمبولینس (سوزوکی) فروخت کرنی مقصود ہے۔ سربمہر ٹینڈر بمعہ دس ہزار روپے کا ڈرافٹ بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ بطور زر ضمانت آفس میں داخل کریں۔ ٹینڈر کی آخری تاریخ 8 مئی 1998ء ہے۔ ٹینڈر ایڈمنسٹریٹر آفس میں 9 مئی 98ء صبح 10 بجے کھولے جائیں گے۔ کامیاب بڈ والے کو تین دن کے اندر پوری قیمت ادا کرنی ہوگی ورنہ زر ضمانت ضبط ہو جائے گی۔ ناکام بڈ والے حضرات کی زر ضمانت واپس کر دی جائے گی۔ ایڈمنسٹریٹر کو اختیار ہوگا کہ نامناسب قیمت ملنے پر تمام ٹینڈر منسوخ کر دے۔
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مطالعہ کتب۔ ماہ اپریل 98ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں حصہ سوئم" مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔
(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 28 اپریل-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

ایرانی وزیر خارجہ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ جب تک امریکہ ایران کے خلاف جارحانہ رویہ ترک نہیں کرتا اس کے ساتھ کسی قسم کے مذاکرات نہیں ہو سکتے۔

جنوبی سوڈان کے ساڑھے تین لاکھ افراد گندم کے دانے دانے کو ترس رہے ہیں۔ خشک سالی سے فصل تباہ ہو گئی ہے۔ اب غیر ملکی امداد متاثرین تک نہیں پہنچ رہی خانہ جنگی کے باعث قحط زدہ علاقے میں حالات اور بھی سنگین ہیں۔

بھارتی صدر امریکہ اور لاطینی امریکہ کے دورہ پر نیویارک پہنچ گئے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپوں میں 11 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ جھڑپوں میں 6 مجاہدین بھی شہید ہو گئے ہیں۔

انڈونیشیا میں 42 خواتین کو کالے جادو سے ہلاک کرنے والے کو سزائے موت دے دی گئی ہے۔

مصر کی حکومت نے کہا ہے کہ عرب علاقوں میں پانی کا بحران پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

نائیجیریا میں حزب اختلاف نے فوجی جنتا کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق پانچ سیاسی جماعتوں کی حمایت کے باوجود فوجی حکمران لوگوں کی اکثریت کی حمایت حاصل نہیں کر سکے۔

امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن چاہتے ہیں۔ مذاکرات جاری ہیں۔ نتیجہ الٹ بھی نکل سکتا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے لندن کانفرنس آخری موقعہ ہے۔ دو روز قبل ایک امریکی نمائندہ نے اسرائیلی وزیر اعظم اور فلسطینی سربراہ یاسر عرفات سے مذاکرات کے بعد اپنے بیان میں کہا کہ وقت آگیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن کے لئے اسرائیل اور فلسطین سنجیدہ کوشش کریں۔

کینیڈا کے وزیر اعظم نے اپنے دورہ کیوبا کے دوران کہا ہے کہ کیوبا کو عالمی برادری سے الگ تھلگ رکھنا بلا جواز ہے۔

ترک وزیر اعظم مسعود یلماز نے کہا ہے کہ میری جماعت اور حکومتی حلیفوں کے نزدیک قبل از وقت انتخابات کا انعقاد ملک کے لئے بہتر ثابت نہیں ہو گا۔ قبل ازیں گزشتہ جمعرات کو اپوزیشن کے ساتھ طے پانے والے معاہدہ کے تحت آئندہ مارچ کو انتخابات کرنے سے اتفاق کیا گیا تھا۔

آزاد کشمیر میں بھارتی سرحد کے قریب گاؤں بنڈالہ سماہنی میں نامعلوم قاتلوں نے گھروں میں گھس کر اندھا دھند فائرنگ کر کے عورتوں اور بچوں سمیت 21۔ افراد کو قتل کر دیا ہے۔

سائبیریا میں نیا گورنر منتخب کرنے کے لئے جنرل لیبڈ کے حق میں 44 فیصد ووٹ ڈالے گئے جبکہ علاقہ کے گورنر کو 36 فیصد ووٹ ملے۔ چونکہ امیدوار کی کامیابی کے لئے پچاس فیصد حاصل کرنا ضروری ہے اس لئے 17۔ مئی کو دوبارہ پولنگ ہو گی۔ جنرل لیبڈ چیچنیا سے مفاہمت کے لئے مشہور ہیں۔

☆......☆......☆......☆

ملکی خبریں

لاہور ہائی کورٹ کے احتساب بنچ نے سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو، ان کے شوہر سینٹر آصف علی زرداری اور ان کی والدہ بیگم نصرت بھٹو، ان کے سسر حاکم علی زرداری اور سابق حکمران جوڑے کی قریبی شخصیات اقبال میمن، حسین لوائی، جاوید پاشا، ذوالفقار مرزا وغیرہ کے اثاثے دنیا بھر میں منجمد کر دیئے ہیں۔ ان میں تمام بینک اکاؤنٹس، منقولہ و غیر منقولہ جائیداد شامل ہے۔ یہ حکم چیف احتساب کمشنر کی درخواست پر جاری کیا گیا۔ مذکورہ حکم 22۔ مئی 98ء تک نافذ العمل رہے گا۔

پنجاب کے مختلف شہروں میں پیپلز پارٹی نے چیئر پرسن محترمہ بے نظیر اور ان کے شوہر کے حق میں مظاہرے کئے ہیں۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ بے نظیر بھٹو اور زرداری کے خلاف میڈیا ٹرائل اور کردار کشی مہم بند کی جائے۔

سندھ اسمبلی میں زبردست شور شرابا ہوا۔ اپوزیشن نے نعرہ بازی کی۔ اور ایوان مچھلی بازار کا منظر پیش کرتا رہا۔

وزیر اعظم نے ملک بھر میں تھانوں کی سطح پر جسٹس آف پیس مقرر کرنے کی ہدایت جاری کر دی ہے۔ جسٹس آف پیس کے بیان کو قانونی حیثیت حاصل ہو گی۔ انتخابات ڈسٹرکٹ کمیٹیاں کریں گی۔ جسٹس آف پیس تھانوں میں ہونے والی زیادتیوں کا نوٹس لیں گے۔

حکومت اور نجی تھرمل کمپنیوں میں بجلی کے نرخوں پر تنازع شدت اختیار کر گیا ہے۔

تحریک استقلال کے سربراہ (ر) ایئر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ اسلام کے نام پر ہر ایک نے ملک کو لوٹا ہے خدمت کمیٹیاں صرف پیسہ بنانے کے لئے قائم کی گئی ہیں۔

لاہور ایئرپورٹ پر نئے ٹرمینل کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ جو 27 ماہ میں مکمل ہو گی۔ اس پر ایک ارب 32 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ بلڈنگ 71 ہزار میٹر کے رقبہ پر تعمیر ہو رہی ہے۔ 55 چیک ان کاؤنٹر، 4 آٹومیٹک سیڑھیاں ہوں گی۔ ایمرجنسی الارم بھی نصب ہوں گے اور پارکنگ کی وسیع گنجائش ہو گی۔

ٹریڈ سرٹیفکیٹ جمع کرانے میں صرف 20 دن رہ گئے ہیں۔ اور حکومتی خزانہ میں ایک روپیہ بھی جمع نہیں کرایا گیا۔ بعض تاجر تنظیموں نے ٹریڈ سرٹیفکیٹ کی مخالفت کی ہے۔

سندھ ہائی کورٹ نے پاکستان سٹیل مل کے سابق چیئرمین عثمان فاروقی کو 20 کروڑ کی ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

عالمی بینک نے پاکستان کو 25 کروڑ ڈالر دینے کی منظوری دے دی ہے۔

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بجلی کا مسئلہ حل نہ ہوا تو خوفناک نتائج نکلیں گے ہم اسے قانون کے سامنے رکھ کر حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

محرم الحرام کا چاند نظر آگیا ہے۔ اور نئے اسلامی سال کا آغاز ہو گیا ہے۔ عاشورہ جمعرات 7۔ مئی ہو گا۔

العطاء جیولرز
DT-145/C کرّی روڈ
نزد النشاط مرچوک
راولپنڈی
پروپرائیٹر: طاہر محمود
844986

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

کریسنٹ گریمر اسکول ربوہ
کی تمام برانچز میں نرسری تا دہم
(سائنس و آرٹس) میں داخلے شروع ہیں
فون آفس: 213239 فون رہائش: 211477

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام /۴۰ روپے، ۶۰ گرام /۱۲۰ روپے، ۱۰۰ گرام /۲۰۰ روپے
/۳۰۰ روپے
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیو کیمک ادویات، گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز۔ خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے۔
کیور ریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون 771-213156۔ فیکس (04524-212299)

1964 سے میاں نسیم احمد طاہر کی معروف دکان
آپکی خدمت میں مصروف
ہم ہر ماہ زیورات کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں ● 23K اور 22K سونے کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں ● زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی
اقصیٰ روڈ ربوہ
نسیم جیولرز
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر دکان 04524-212837
میاں فرید یوسف رہائش 04524-212125